BA Part-II
Paper - VI

لسانیات کیا ہے؟

سوال نمبر ۱: لسانیات اور زبان میں فرق واضح کیجئے یا لسانیات اور زبان کے تعلق سے جو غلط فہمیاں ہیں ان کو دور کرنے کے حوالے سے ان کا ازالہ کیجئے؟

جواب: لفظ "لسانیات" عربی کے لفظ "لسان" کی جمع ہے۔ جس کے معنی زبان کے ہوتے ہیں۔ عام لغوی اصطلاح میں "لسانیات" اس علم کو کہتے ہیں جس میں زبانوں کی پیدائش اور ساخت کا علم ہو۔ تھوڑا بہت فرق کے ساتھ آج بھی "لسانیات" کی یہی تعریف رائج ہے۔

باضابطہ ایک علم کی حیثیت سے لسانیات کا مطالعہ بیسویں صدی کی ابتداء سے شروع ہوا اور برطانیہ کی یونیورسٹیوں میں ۱۹۴۰ء سے علم لسانیات کو فروغ حاصل ہوا۔ البتہ امریکہ کی یونیورسٹیوں میں علم لسانیات پہلے سے ہی رائج تھی۔ دیگر علوم کی بہ نسبت علم لسانیات قدرے جدید تر علم ہے۔ اس لئے لسانیات کی کوئی واضح اور جامع تعریف ابھی تک سامنے نہیں آئی ہے۔

بہت سے لوگ لسانیات کے لفظ سے اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور وہ لسانیات کے علم کو علم زبان سمجھ لیتے ہیں۔ علم زبان جسے انگریزی میں فیلولوجی (Philology) کہتے ہیں۔ وہ در حقیقت زبان کی تاریخ کا علم ہے اور لسانیات الفاظ اور معانی میں عہد بعہد رونما ہونے والی تبدیلیوں کا علم ہے۔ یا جیسے ابتدائی تاریخ میں زبانیں کس طرح وجود میں آئیں۔ جواب میں یہ کہنا بہت اہم بات کا ثبوت ہے لوگوں میں زبان کے مطالعہ کے اصل موضوع کے بارے میں ابھی غلط فہمی ہے۔

لسانیات کے اصل موضوع سے متعلق بہت سے غلط تصورات بھی رواج پا گئے ہیں جس کا فوری ازالہ ضروری ہے۔ اس کے لئے ہمیں لسانیات کو چار خاص موضوعات سے الگ کر کے دیکھنا چاہئے جو یہ ہیں۔

(الف) تقابلی علم زبان یا زبان کی تاریخ کا مطالعہ یا جس نام سے بھی اسے پکارتے ہیں (ب) کئی زبانوں پر دسترس حاصل کرنا یا کثیر زبانیت (ج) ہماری تنقید زیادہ تر ان موضوعات جیسے ہجوں کی ترتیب وغیرہ اور قواعد کا روایتی مطالعہ جو ہمارے زیادہ تر اسکولوں میں گذشتہ ایک صدی سے رائج ہے۔

تقابلی علم زبان لسانیاتی علم کی ہی ایک شاخ ہے جس کا گذشتہ صدیوں سے ایک خاص طور پر مطالعہ رہا ہے۔ تقابلی علم زبان لسانیات کے مکمل علم کا محض ایک مخصوص حصہ ہے ہم لسانیات کی تعریف زبان کے ایک علم کی حیثیت سے کرتے ہیں۔ زبان کے مطالعہ میں اس کی تاریخ کے علاوہ بھی بہت کچھ ہوتا ہے۔ در اصل لسانیات کا بنیادی تعلق زبان کے غیر تاریخی مطالعہ سے مختص ہے۔ دوسرے الفاظ میں لسانیات کا علم کسی خاص دور کی زبان اور اس کی کیفیات کا مطالعہ اس زبان کے ماضی اور مستقبل کی تاریخ سے بے تعلق ہو کر کرتا ہے۔ زیادہ تر سوالات جو ماہر لسانیات زبان کے متعلق پوچھتے ہیں وہ تاریخی نوعیت کے نہیں ہوتے ہیں معاشرے میں زبان کی کیا اہمیت ہے؟ جس زبان سے ہمارا سابقہ پڑتا ہے اس کا تجزیہ کس طرح کرتے ہیں؟ زبان اور خیال کے درمیان کیا تعلق ہے؟ یا زبان اور ادب کے درمیان کیا رشتہ ہے؟ اس طرح کے بہت سے سوالوں کا جواب ہم غیر تاریخی عمل میں ہی دیکھ سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ لسانیات کی تعریف زبان سیکھنے یا زبان پڑھنے کے عمل میں نہ کی جائے۔ میرے خیال میں ماہر لسانیات کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ بہت سی زبانوں پر قدرت رکھتا ہو۔ اس لئے کہ آدمی کے ماہر لسانیات ہونے کا مطلب کئی زبانیں بولنا یا سیکھنا نہیں ہے بلکہ میرے خیال میں لسانیات کا ماہر وہ ہے جو کسی زبان کے بارے میں "کہنے" کی صلاحیت رکھتا ہو۔ وہ ان اصولوں سے واقف ہو جن سے زبانیں عبارت ہیں۔

لسانیات وہ موضوع ہے جس کے ذریعہ ہم زبان کا مطالعہ کرنے اور اس سے سیکھنے کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں۔ لسانیات وہ علم ہے جس میں زبانوں میں رونما ہونے والی ہر طرح کی تبدیلی کا عمل بکجا رہے میں ہمارے اندر ایک تحلیلی انداز فکر پیدا کرتا ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ لسانیات کا کام بولی جانے والی زبان کی قدر و قیمت متعین کرنا نہیں ہے۔ مثلاً ماہر لسانیات کا کام یہ نہیں ہے کہ وہ ادبی ناقدین یا مبصر کی طرح نقاد بھی زبان کے اچھا استعمال سے دلچسپی رکھتا ہے تو اس کی توجہ صرف اظہار اسلوب کے حقائق کے بیان کی طرف ہوتی ہے۔ وہ جائزہ لیتا ہے کہ آوازوں، قواعد اور فرہنگ کے کن پہلوؤں کا استعمال ہوتا ہے اور ان کا تناسب کیا ہے۔ لسانیات کا کام زبان کی قدر و قیمت کا تعین جمالیاتی، اخلاقی یا کسی دوسرے تنقیدی معیار کو پیش نظر رکھ کر نہیں کرتا ہے۔ الگ بات ہے کہ وہ کبھی کبھی نقاد اور ماہر لسانیات دونوں ہوتا ہے۔

وہ اس دور میں شخصیت میں نقاد کی حیثیت سے قاری کا ذہن میں ترتیب [illegible] فن اور قدر و قیمت کی پیمائش کرتا ہے۔ تو دوسری طرف ماہر لسانیات کی حیثیت سے زبان کے [illegible] نظام کے لسانیاتی [illegible] کی پیمائش کرتا ہے۔

جو بات ہے کہ لسانیات کو زبان کے [illegible] مطالعے [illegible] جاتی ہے۔ روایتی مطالعہ [illegible] میں [illegible] آج بھی [illegible] روایتی قواعد میں [illegible] رجحان [illegible] قواعد کا [illegible] عام طور سے [illegible] زبان کی ساخت کے بارے میں منطق [illegible] انگریزی [illegible] کے مقابلے میں زیادہ منطقی زبان ہے۔ لیکن ہمیں زبان کے لسانیاتی استعمال کا معیار [illegible] منطقی استعمال [illegible] کیونکہ منطق [illegible] زبان [illegible] منطقی نہیں ہوتی ہے۔ اس طرح عموماً [illegible] ایک شخص کی اپنی زبان اور دوسری زبان کے درمیان قواعد اور [illegible] زیادہ [illegible] زبان [illegible] مشکل ہوگی۔

کسی زبان کی ماہیت کے سلسلے میں بحث کرتے وقت منطقی اور پیچیدگی دو ایسے معیار ہیں جو ہمیں اکثر متاثر کرتے ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ ایک جمالیاتی معیار بھی ہے۔ کسی زبان کے لفظ، ساخت یا اس کی آواز کو دوسری زبان کے مقابلے میں زیادہ حسین، "میٹھا" یا "مترنم" وغیرہ بھی کہا جاتا ہے۔ قدیم زمانے میں یہ رواج بہت عام تھا کہ زبان کے حسین ہونے کو اکثر فصاحت اور کلاسیکی ادب کے ساتھ جوڑ دیا جاتا تھا۔ آج کل زبان کے بارے میں جمالیاتی فیصلے کرتے وقت [illegible] لوگوں کے لہجے یا الفاظ کے انداز پر بات کرتے ہیں۔ [illegible] غیر حقیقی معیار ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سماجی [illegible] دوسری زبانوں کے مقابلے میں زیادہ کارآمد ہوتے ہیں۔

زبان اور قواعد کے تعلق سے ماہرین لسانیات [illegible] زبان کا بہترین استعمال کرتے ہیں۔ جو [illegible] لغات میں [illegible] لغات میں [illegible] الفاظ شامل کئے گئے ہیں جنہیں مشہور مصنفوں نے استعمال کیا تھا۔ [illegible] قواعد کی ابتدائی کتابوں میں مشہور [illegible] ادیبوں کی تحریروں سے اکثر اقتباسات [illegible] قواعد کے اصول مرتب کئے گئے ہیں۔

زبان کے بارے میں روایتی رویے کی [illegible] ماہر لسانیات [illegible] درسی کتب میں [illegible] روایتی قواعد [illegible] تعریفات [illegible] لغات کے بارے میں وضاحت کی گئی ہے۔ [illegible] لیکن انہیں وضاحت سے بیان نہیں کیا جاتا۔ زبان پر گفتگو کرنے کے لئے جن اصطلاحات کی ضرورت پڑتی ہے ان اصطلاحات کی نامناسب تعریف کی سب سے نمایاں مثال اجزائے کلام کی اصطلاحات [illegible] ہے۔ اجزائے کلام [illegible] ہمیں بتاتے ہیں کہ کسی زبان کی قواعد کس طرح عمل کرتی ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ اجزائے کلام کی روایتی تعریف [illegible] اس طرح کی مثالوں سے ہم دیکھ سکتے ہیں کہ قواعد کے مطالعہ میں اجزائے کلام [illegible] مختصر یہ کہ قواعد کے اصول [illegible] ہونا چاہئے جیسے کوئی لفظ ترکیب یا جملہ [illegible] زبان کی دوسری [illegible] کس طرح عمل کرتی ہے۔

زبان کے بارے میں روایتی رویہ [illegible] کسی لفظ کا استعمال [illegible] روایتی قواعد نگار خاص طور سے اس کوشش میں رہتے ہیں کہ [illegible] اصول بنائے جائیں [illegible] اس سلسلے میں [illegible] ماہرین لسانیات زبان کو اس طرح کی اپنی اصطلاح کے مطابق بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں [illegible] ایک ماہر لسانیات کی نظر میں [illegible] استعمال [illegible] ایک ماہر لسانیات [illegible] "whom" [illegible] "who" [illegible] انگریزی [illegible] استعمال ہیں۔

مذکورہ بالا باتوں سے یہ حقیقت [illegible] ماہرین لسانیات [illegible] زبان [illegible] لسانیات کے بعض بنیادی اصولوں کے مطالعہ کی [illegible] زبان کی حیثیت سے [illegible] لسانیات سے متعلق بعض پہلوؤں کی وضاحت ہو سکے۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے ہمیں زبان کے بارے میں رائج بعض غلط فہمیوں کو دور کرنا ہوگا۔ یہ ضروری ہوگا کہ مناسب مثالوں [illegible] ماہر لسانیات جو اصول پیش کرتا ہے ان پر بھی سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔ تاکہ لسانیات اور زبان کے تعلق سے بعض غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے۔

Ali Raza - 11
Paper - 4

لسانیات کیا ہے

سوال نمبر ۲: لسانیات کے فوائد پر بحث کیجئے یا لسانیات کی افادیت پر ایک جامع مضمون لکھئے یا ڈیوڈ کرسٹل کے حوالے سے لسانیات کی افادیت کا جائزہ لیجئے

جواب: لسانیات کے تعلق سے عام طور سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ لسانیات کا مقصد کیا ہے؟ لسانیات پڑھنے کے فائدے کیا ہیں۔ ان سوالوں کا ایک سادہ سا جواب یہ ہے کہ عام لوگوں میں اور پڑھے لکھے لوگوں میں زبان کی ماہیت کے بارے میں عموماً پائی جانے والی ناواقفیت کو دور کرنے کے لئے ہم زبان کا مطالعہ کرتے ہیں۔

اس سوالوں کے تفصیلی جواب کے لئے ہمیں اس معاملے پر کئی پہلو سے غور کرنا چاہئے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں لسانیات کی تعلیم کو محض ایک تربیت سمجھنا چاہئے اور اس سلسلے میں مناسب تربیت کی بہت اہمیت ہے۔ یہاں تربیت سے مراد کسی زبان کے ایسے حقائق سے باخبر ہونا ہے جنہیں کسی مخصوص نظریے کے دائرے میں پیش کیا گیا ہو اور ان کے باہمی تعلق کی وضاحت بھی کر دی گئی ہو۔ ان حقائق میں سے کسی ایک ماہیت کے بارے میں تحقیق کے نتیجے کا ان سے واقفیت ہو تاکہ مختلف تحقیقات کا نہ صرف بہ آسانی اندازہ لگایا جا سکے۔ بلکہ ان کے لئے ذہن کو بھی تیار کیا جا سکے۔ ان کے علاوہ بھی بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو اس تربیت میں شامل کی جا سکتی ہیں۔

زبان کے تعلیمی اداروں میں اب اس ضرورت کا زیادہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ زبان اور خاص طور پر بولی جانے والی زبان کا استاد کے استاد مناسب طور پر تربیت یافتہ ہونے چاہئے۔ انگریزی زبان بین الاقوامی ترسیل کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور بہت سے ملکوں کی سرکاری اور تعلیمی زبان ہے اور دنیا کی ان زبانوں میں سب سے بڑی ہے جنہیں ثانوی زبان کی حیثیت سے سکھایا جاتا ہے۔ برطانیہ کے تعلیمی اداروں میں انگریزی بولنے والوں کی جگہ کسی غیر ملکی زبان کی تعلیم دینے کے لئے لسانیات اب آہستہ آہستہ اسکولوں میں بھی داخل ہو رہی ہے۔ لیکن ابھی تک لسانیات کو زبان کی تعلیم و تدریس کا دوسرا اہم پہلو یعنی کسی کی پہلی یا مادری زبان کی تعلیم میں باقاعدہ استعمال ہونے کا موقع نہیں ملا ہے۔ برطانیہ کے اسکولوں میں لسانیات کو بحیثیت مضمون متعارف کرانے یا اسکولوں میں پڑھائی جانے والی زبان کے سلسلے میں [illegible] لسانیاتی تصورات کو بروئے کار لانے میں بہت کم پیش رفت ہوئی ہے۔

زبان کی تعلیم و تدریس کا ایک اہم پہلو اطلاقی لسانیات بھی ہے۔ خاص طور سے مشینوں کے ذریعہ ترجمہ کرنا اس کی واضح مثال ہے۔ ہم ترجمے کا کام کرنے کے لئے اس وقت تک مشین تیار نہیں کر سکتے جب تک کہ اسے معلومات کی ایک بڑی مقدار مہیا نہ کر دی جائے۔ مشین کو اس کی ضرورت ہوتی ہے کہ اسے دونوں زبانوں کی ساخت کے بارے میں سب کچھ بتا دیا جائے۔ جن میں اسے ربط پیدا کرنا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہو کہ کس طرح ایسے متبادل اور مترادف الفاظ (مسلم) کئے جا سکتے ہیں جن کی موجودگی کا ہمیں علم ہے۔ لسانی تحقیق میں بہر حال مشینوں کے استعمال پر ہمیں اپنے تخیل کو زیادہ دور تک نہیں لے جانا چاہئے اور اس سے ہمیں بہت حد تک محتاط رہنا چاہئے کہ ہم لسانی تصورات کو قبل از وقت کسی چیز پر لاگو کرنے لگیں۔ عام لوگوں کو لسانیاتی بحث کے ذریعہ مرعوب کرنا مشکل نہیں ہے۔ کیوں کہ بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اس کے بارے میں جانتے ہیں۔ اصولی طور پر ہمیں ان دعووں پر تنقیدی رویہ اختیار کرنا چاہئے جو عام طور پر لوگ لسانیات کے نام سے کرتے رہتے ہیں۔ ایسے غیر متوازن نقطۂ نگاہ [illegible] ہوتے ہیں اور وہ اس علم کے عام انداز فکر کی نمائندگی نہیں کرتے۔

اپنے عام مفہوم میں اسلوبیات کو زبان کی ان خاص اقسام کے مطالعے میں لسانیاتی تکنیکوں کے اطلاق سے تعبیر کیا جاتا ہے جو ایک مربوط جماعت میں رائج ہیں جیسے عام بول چال، قانونی، مذہبی، صحافتی یا ادبی یا ایسی زبان جو مختلف سماجی طبقوں سے

تعلق رکھتی ہے۔ یہ اندازہ لگانے میں بہت زیادہ غور و فکر کی ضرورت نہیں کہ ہم جو زبان اپنی روزمرہ کی زندگی میں استعمال کرتے ہیں اس میں بڑے نمایاں فرق ہوتے ہیں۔ یہ فرق لسانی سماجی صورت حال پر منحصر ہے جس میں ہم رہتے ہیں۔ مثلاً کسی بچے سے بات کرتے وقت ہماری زبان اس سے بالکل مختلف ہوتی ہے، جو ہم دوسرے حالات میں استعمال کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم کبھی غلطی نہیں کرتے۔ اسی طرح زبان کی دوسری مختلف قسمیں یا اسالیب ہیں جنہیں ہم مناسب موقعوں موقعوں پر استعمال کرتے ہیں۔ اسلوبیات میں یہ مطالعہ کیا جاتا ہے کہ زبان یا تحریر کی کون سی قسم کس موقع کے لئے مناسب ہے۔ یہ علم ہمارے اندر پہلے ہی ان سماجی اختلافات سے کسی قدر واقف ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ایک "تمام دن" سے اس طرح کی زبان مت بولو" یہ نصیحت ہمیں سکھاتی ہے کہ کس موقع پر کون سی مناسب لسانیاتی ہمارا ذوق کو اپنانا چاہئے اور کس طرح کی زبان سے گریز کرنا چاہئے۔ ایسی پابندیاں کسی حد تک تو ہم بچپن میں سیکھ لیتے ہیں۔ پھر اسکول کی زندگی میں زبان کی مختلف اقسام کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر جہاں یہ سکھایا جاتا ہے کہ ایک خط یا مضمون کس طرح لکھنا چاہئے لیکن اس روایات کے بارے میں ہمیں شاذ و نادر ہی بتایا جاتا ہے جو ہمارے چاروں طرف بکھری ہوئی ہیں اور جن سے ہمیں روزانہ واسطہ پڑتا رہتا ہے۔

ایسے اور بھی کام گنائے جا سکتے ہیں جن میں ماہر لسانیات ہماری مدد کر سکتا ہے۔ اس طرح لسانیات کے بہت سے فوائد ہیں جن کا تعلق ایک مہذب زندگی سے ہے۔ یہ اس کام میں جس کا زبان سے تھوڑا سا بھی تعلق ہے، لسانیات سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ قدرتی طور پر انسانی طرز عمل کے کسی ایسے پہلو کا تصور کرنا مشکل ہے۔ جہاں یہ صورت حال نہ ہو، خود اظہاری اور تفہیم کا مسئلہ ایک عمومی مسئلہ ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ ہم زبان کا باقاعدہ مطالعہ کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ ہمارے پاس زبان ہی ترسیل کا موثر ترین ذریعہ ہے لیکن صرف اسی صورت میں جب اسے ٹھیک طرح سے استعمال کیا جائے۔

ہمارے روزمرہ کی زندگی میں زبان اتنی ضروری ہے کہ ہمیں اس کی حقیقت کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ چاہے زبان ہی پریشانی کا سبب کیوں نہ ہو لیکن ہم اس کے لئے دوسری وجہ تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر ہم زبان کے وجود کو بے سوچے سمجھے قبول کرنا چھوڑ دیں اور اس کی پیچیدگی اور اس کے استعمال کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کریں تو شاید آنسوؤں، مشقت اور پسینہ بہانے کی زحمت سے بچا جا سکتا ہے۔ لسانیاتی خود شناسی ایک ایسا نصب العین ہے جس کو حاصل کرنے کی کوشش کی جانی چاہئے۔ یہی باتیں لسانیات کے افادی پہلو سے تعلق رکھتی ہیں۔